پائیدار ترقی کے ہدف 4 کے حصول کے لئے سول سوسائٹی اور نجی شعبہ کی شراکت داری اور پارلیمنٹیرینز کا کردار

SDG-4

پائیدار ترقی کا ہدف 4:

یکساں شمولیت اور برابری پر مبنی معیاری تعلیم تک جامع رسائی کو یقینی بنانا اور ہر ایک کے لئے زندگی بھر سیکھنے کے مواقعوں کو فروغ دینا۔

پائیدار ترقی کا ہدف ۴ تمام بچوں کے لئے یکساں اور جامع تعلیم پر مرکوز ہے۔ پائیدار ترقی کے حصول کے اہداف کے مطابق پاکستان کو 2030 تک طے شدہ اہداف کی تکمیل کرنا ہے۔ یونیسکو کے ایک تخمینہ کے مطابق 2030 تک ہدف 4 کے حصول کے لئے پاکستان کو سالانہ بنیادوں پر لگ بھگ 1500 بلین روپے خرچ کرنا ہوں گے۔ اسوقت پاکستان شعبہ تعلیم پر قومی سطح پر 950 بلین خرچ کر رہا ہے۔ وسائل کی فراہمی کی اس رفتار سے یکساں شمولیت اور برابری پر مبنی معیاری تعلیم تک جامع رسائی کو یقینی بنانے کے لئے مزید 50 سال کا عرصہ درکار ہوگا۔ پائیدار ترقی کے اہداف کو قومی ترقیاتی ایجنڈا کے طور پر 2016 میں اپنانے کے بعد سے حکومتِ پاکستان اب تک صرف سرکاری شعبہ کے وسائل پر انحصار کر رہی ہے۔ اس صورتحال میں یہ اندیشہ بے جا نہیں کہ اس رفتار سے حکومت کو میلینیم ڈیویلپمنٹ اہداف (MDGs) جیسی ناکامی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

اس معاملہ کی سنجیدگی اور درپیش صورتحال کی پیچیدگی کو مدِنظر رکھتے ہوئے اس امر کی ضرورت ہے کہ حکومت نہ صرف شعبہ تعلیم کے لئے مختص وسائل میں بتدریج خاطر خواہ اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ وسائل کی فراہمی کے لئے نئی جہات کو بھی آزمائے۔ اس ضمن میں سول سوسائٹی، فلاحی تنظیمیں، نجی شعبہ، اور تحقیقی اداروں کے ساتھ ایک موئثر شراکت داری وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس شراکت سے نہ صرف مالی وسائل کی خلیج کو پُر کرنے کے لئے وسائل کی فراہمی ممکن ہوگی بلکہ متفرق سہولتوں، بنیادی تعلیمی ضروریات اور نئی تکنیکی مہارتوں کا حصول بھی ممکن ہو جائے گا۔ اس باہمی شراکت داری کو عملی اور موئثر شکل دینے کے لئے نہ صرف سازگار ماحول فراہم کرنا ضروری ہے بلکہ تعلیم کے شعبہ میں سرگرم سماجی تنظیموں، نجی شعبہ وغیرہ کی خدمات کا اعتراف اور حوصلہ افزائی بھی وقت کی اہم ضرورت ہے۔

سماجی اور نجی شعبہ کی حکومتی کاوشوں میں شراکت کی اہمیت:

ایجنڈا 2030 اور پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول میں سماجی اداروں اور نجی شعبہ کا کردار کُلیدی حیثیت کا حامل ہے۔ شعبہ تعلیم کے ضمن میں یہ شراکت کارپوریٹ اداروں، نجی کمپنیوں، سماجی اور شہری تنظیموں، نجی کاروباری اداروں وغیرہ سے حاصل ہونے والی مالی اور تکنیکی معاونت تک ہی محدود نہیں۔ مثال کے طور پر ہدف 4 کا ذیلی ہدف 4.4 نوجوانوں اور بڑی عمر کے لوگوں کی قابلیت اور اہلیت کے مطابق مہارتیں فراہم کرنے سے متعلق ہے تاکہ ان افراد کے لئے روزگار کے مواقع فراہم ہو سکیں۔ یہاں کاروباری ادارے، صنعتیں، اور نجی شعبہ کا کردار بہت اہم ہے کیونکہ ان کے بھرپور تعاون کے بغیر اس ہدف کا حصول ممکن نہ ہوگا۔ پاکستان میں بہت سی سماجی تنظیمیں، سول سوسائٹی، کاروباری ادارے اور صنعتیں پہلے سے ہی نوجوانوں اور بڑی عمر کے افراد کو متفرق مہارتوں کی تربیت فراہم کر رہے ہیں۔ ان کاوشوں کو حکومتی اقدامات سے ہم آہنگ کر کے ہدف 4 کے ضمن میں خاطر خواہ ترقی ممکن ہے۔

اسوقت ملک میں سماجی تنظیمیں اور نجی شعبہ (تجارتی، صنعتی، اور خدمات فراہم کرنے والے ادارے) کی ایک کثیر تعداد شعبہ تعلیم میں براہ راست یا بالواسطہ طور پر خدمات فراہم کر رہی ہے۔ خصوصاً نجی شعبہ اس حوالے سے خاصا سرگرم ہے۔ نجی کمپنیوں کی ایک بڑی تعداد اپنے کارپوریٹ سوشل ریسپانسبلٹی (CSR) پروگراموں، سالانہ فلاحی فنڈ، وغیرہ کے ذریعے متفرق سماجی شعبوں میں مستقل بنیادوں پر سرمایہ یا خدمات فراہم کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں تعلیمی سہولیات فراہم کرنے کے حوالے سے نجی شعبہ میں پاکستان اسٹیٹ آئل، اینگرو، موبی لنک، ٹیلی نار، سروس گروپ، مختلف بنک، چیمبر آف کامرس وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ سماجی تنظیموں میں سٹیزن فاؤنڈیشن، کیئر فاؤنڈیشن، وغیرہ تعلیم کے حوالے سے قابل قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ تاہم یہ تمام پروگرام کہیں بھی حکومتی کاوشوں سے ہم

آہنگ دکھائی نہیں دیتے، اور نہ ہی انکی کارکردگی کے اعداد وشمار ملک کی تعلیم کے ضمن میں مجموعی کارکردگی کا حصہ نظر آتے ہیں۔ پاکستان کو درپیش تعلیمی چیلنج سے نمٹنے کے لئے اور پائیدار ترقی ہدف 4 کے حصول کے لئے ان تمام کوششوں کو باہمی طور پر مربوط کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

پارلیمینٹرینز کا پائیدار ترقی کے اہداف کے ضمن میں اہم کردار:

پارلیمنٹرینز (قومی وصوبائی اسمبلی ممبران) عوامی نمائندے ہونے کے ناطے سے اس عمل کے اہم ترین شراکت دار ہیں۔ وہ بطور رکن قانون ساز اسمبلی اپنے وضع کردہ کردار کی موئثر ادائیگی کے ذریعے قابل قدر خدمات انجام دیتے ہیں۔ خصوصاً قانون سازی، ترقیاتی اہداف کی نشاندہی، وسائل اور بجٹ کی تخصیص اور فراہمی، اور حکومتی پالیسیوں اور ترقیاتی عمل کی نگرانی اس ضمن میں قابل ذکر ہیں۔ قومی وصوبائی اسمبلیوں میں پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول کے عمل کی معاونت اور نگرانی کے لئے قائم کی جانے والی پارلیمنٹری ٹاسک فورسز اس ضمن میں ایک نمایاں پیش رفت ہے۔ پارلیمینٹیرینز، بطور عوامی نمائندہ پائیدار ترقی ہدف 4 کے حصول کے لئے نجی شعبہ اور سماجی تنظیموں کے کردار کو ہر سطح پر واضح کرنے میں کردار ادا کر سکتے ہیں۔ وہ اس امر کو یقینی بنانے کے لئے اپنی آئینی حیثیت اور عہدہ کا استعمال کر سکتے ہیں کہ سماجی اور نجی شعبہ نہ صرف منظم طور پر بلکہ ایک طے شدہ پروگرام کے تحت اپنا کردار ادا کرے۔

پائیدار ترقی کے ہدف 4 کا حصول: سماجی اور نجی شعبہ کے کردار کو مرکزی دھارے میں شامل کرنے میں پارلیمینٹیرینز کا کردار:

پارلیمنٹ/ قومی وصوبائی اسمبلیاں نہ صرف ایک نگران ادارے کے طور پر حکومتی کارکردگی کی مسلسل نگرانی اور جائزہ کا فرض انجام دیتی ہے بلکہ حکومت اور شہریوں کے مابین ایک بامعنی اور موئثر مکالمہ کا کردار بھی ادا کرتی ہے۔ پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول کے لئے عملی اقدامات کی راہنمائی اور موئثر نفاذ کے ضمن میں بھی پارلیمنٹیرینز کا کردار سب سے اہم ہے۔ اس ضمن میں چند اہم سفارشات وتجاویز درج ذیل ہیں:

1۔ پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول کے لئے ترجیحی حکمتِ عملی:

اسوقت ملک میں ایسے اداروں کی خاصی تعداد ہے جن کی کارپوریٹ سوشل رسپنسبلٹی (CSR) پالیسی پائیدار ترقی کے اہداف سے ہم آہنگ ہے اور وہ سالانہ بنیادوں پر مختلف اہداف کے حوالے سے سماجی شعبہ میں سرمایہ کاری یا مختلف سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ ایک حالیہ تحقیق کے مطابق پاکستان میں نجی شعبہ کی زیادہ تر کمپنیاں پائیدار ترقی کے اہداف 4، 8، اور 12 پر توجہ مرکوز کئے ہوئے ہیں۔ یکساں معیاری تعلیم تک رسائی کو یقینی بنانے کے حوالے سے یہ ایک خوش آئند پیشرفت ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ایک ایسی حکمت عملی وضع کی جائے جو پاکستان کو درپیش چیلنج اور نجی وسماجی شعبہ کی کاوشوں کو قومی ترجیحات سے باہم کر سکے۔ اس ضمن میں پارلیمینٹیرینز کا کردار بے حد اہم ہے، تعلیمی مسائل کو ایوانوں میں زیر بحث لانے کے ساتھ ساتھ وہ اس حکمت عملی کی تیاری میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں تا کہ حکمت عملی کی ترجیحات میں ہدف 4 کو نمایاں حیثیت دی جا سکے اور عملی اقدامات کئے جا سکیں۔

2: سالانہ بجٹ میں پائیدار ترقی ہدف 4 کے خصوصی ضمیمہ کا اندراج:

پاکستان میں چاہے وفاقی بجٹ ہو یا صوبائی سطح کا بجٹ وہ اس اہم امر کی تفصیل بیان نہیں کرتا کہ تعلیم کے لئے مختص کردہ وسائل کس حد تک محروم طبقات، پسماندہ علاقوں، نسلی ومذہبی اقلیتوں، معاشی طور پر محتاج افراد اور صنفی اعتبار سے کس طرح مختص و استعمال ہوا اور ہر مالی سال میں اس مد میں کس حد تک اضافہ کیا جا رہا ہے۔ پارلیمینٹیرینز اس طرح کی معلومات متعلقہ وزارت / محکمہ مالیات سے حاصل کرنے کے لئے درخواست کر سکتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ یہ اہم ہو گا کہ پارلیمینٹیرینز ہر سال کے بجٹ کے ساتھ پائیدار ترقی کے ہدف 4 کے ضمن میں زمرہ جاتی تفصیل ایک ضمیمہ کے طور پر شامل کرنے کا مطالبہ کریں۔ اس نوعیت کی تفصیل کی فراہمی سے ہدف 4 کے ضمن میں کی جانے والی حکومتی کاوشوں کی تفصیل بھی سامنے آئے گی اور ساتھ ہی ساتھ ایسے معاملات کی نشاندہی بھی ہو گی جہاں نجی شعبہ اور سماجی تنظیمیں حکومتی اقدامات کی معاونت کر سکتی ہیں اور سرمایہ یا تکنیکی امداد فراہم کی جا سکتی ہے۔

3۔ نجی شعبہ وسماجی تنظیموں کے لئے سازگار ماحول کی فراہمی:

عوامی اور قومی مفاد سے ہم آہنگ ہونے اور نیک نیتی کے باوجود عمومی طور پر یہ دیکھا

گیاہے کہ حکومتی قواعدوضوابطا کثراوقات، سماجی اداروں اور نجی شعبہ کو خواہش کے باوجود تعلیمی شعبہ میں خدمات اور سرمایہ فراہم کرنے میں رُکاوٹ کا باعث بن جاتے ہیں۔ اس ضمن میں پارلیمینٹیر یز ہدف 4 کے مقاصد کے حصول کے لئے نجی وسماجی شعبہ کی تنظیموں اور اداروں کو اُنکے وسائل کے شفاف استعمال اور موئثر جانچ پڑتال کی یقین دہانی کرواسکتے ہیں۔ اس ضمن میں قانون سازی بھی ممکن ہے جو نجی اور سماجی شعبہ سے شراکت کی بنیاد پر واضح طور پر ایسے طریقہ ہائے کار متعین کردے جن کے ذریعے معیاری اور یکساں تعلیم تک رسائی کے لئے نجی اور سماجی ادارے سرمایہ کاری اور تکنیکی امداد فراہم کر سکیں۔ مزید برآں شعبہ تعلیم کے لئے ایک ایسا ایجنڈا تشکیل دیا جاسکے جو یہ واضح کرے کہ آئندہ سالوں میں سرکاری تعلیمی شعبہ میں کس نوعیت کی معاونت درکار ہوگی۔

4۔ ہدف 4 پر عملدرآمد - موئثر نگرانی وجائزہ:

اگر پاکستان کو 2030 تک پائیدار ترقی کے ہدف 4 کو حاصل کرنا ہے تو ابتداء سے ہی ذیلی اہداف کی نگرانی اور مسلسل جائزہ ایک لازمی امر ہے۔ اس سلسلہ میں اراکین پارلیمنٹ وصوبائی اسمبلیوں کا کردار کُلیدی حیثیت کا حامل ہے۔ ہدف 4 کی نگرانی وجائزہ کو یقینی بنانے کے لئے اسمبلی میں سوالات، ریزولوشن، اور تعلیم کے بین الجماعتی کاکس جیسے فورم قابلِ ذکر ہیں۔ تعلیم کی قائمہ کمیٹی اور اس کے ممبران کو بھی فعال انداز میں وزارت/ محکمہ تعلیم سے ہدف 4 پر کارکردگی کے حوالے سے سہ ماہی سوال کرنا چاہئیں۔ ممبران وقائمہ کمیٹی کو محکمہ تعلیم سے ہدف 4 سے متعلق پالیسیوں اور ہدف کے حصول میں درپیش مشکلات کا بھی دریافت کرتے رہنا چاہئیے۔ اسی امر کے ضمن میں ممبران قومی وصوبائی اسمبلی کو مختلف عوامی اجتماعات، سماجی وشہری تنظیموں کے تحت منعقد اجلاس، میڈیا، وغیرہ میں بھی یکساں معیاری تعلیم تک رسائی سے جُڑے معاملات پر مستقل بات کرنا اور عوامی تائثرات کو بھی سننا چاہئیے۔

حوالہ جات

- Abshagen, M-L, Cavazzini, A., Graen, L., & Obenland, W. (2018). Highjacking the SDGs? The Private Sector and the Sustainable Development Goals. Berlin.
- I-SAPS (2018). Public Financing of Education in Pakistan, 2010-11 to 2018-19. Islamabad.
- KPMG (2018). How to Report on the SDGs: What Good Looks Like and Why It Matters. Switzerland.
- UNESCO (2015). Pricing the Right to Education: The Cost of Reaching New Targets by 2030. Policy Paper No. 18. France.

نوٹ: یہ بریفنگ نوٹ محترمہ نرگس سُلطانہ (FOSI-Pakistan)، اور احمد علی (I-SAPS) کی تکنیکی راہنمائی اور کمال زادہ (I-SAPS) کی معاونت سے تیار کیا گیا۔

I-SAPS Institute of Social and Policy Sciences
Informing Policies, Reforming Practices

www.i-saps.org info@i-saps.org 051-111-739-739
@I_SAPS facebook.com/I-SAPS